کے ساتھ بے حد تعاون کیا۔ غرض وہ بے شمار خوبیوں کے مالک اور بہت سے اوصاف کے حامل تھے۔

۲۵ اپریل ۱۹۷۵ء کو اپنے بھتیجے کے ہاتھوں قتل ہوئے۔ تمام دنیا میں ان کی اس حادثاتی موت پر انتہائی افسوس کا اظہار کیا گیا۔ مسلمان ملکوں میں خاص طور پر ان کی وفات کو شدید حزن و الم کا باعث قرار دیا گیا۔ اس کی اصل وجہ یہ تھی کہ وہ جب تک زندہ رہے ایک جرات مند مجاہد کی طرح زندہ رہے اور جب موت آئی تو وہ ایک شہید کی موت تھی۔

ان کے بعد ان کے بھائی شاہ خالد سریر آرائے سلطنت ہوئے۔ وہ بھی اپنے پیشرو کی طرح نہایت فہیم و عاقل اور صاحب عزم و ہمت حکمران تھے۔ ان کے زمانے میں بھی سعودی مملکت نے بڑی ترقی کی اور بہت سی نئی اصلاحات اس میں جاری کی گئیں۔ بین الاقوامی تعلقات میں بھی استحکام پیدا ہوا اور اسلامی ملکوں سے بھی روابط میں اضافہ ہوا۔

ان کی وفات کے بعد شاہ فہد کا دور آیا۔ یہ دور بھی ہر اعتبار سے سعودی حکومت کے لئے ارتقاء کا ضامن ہے۔ وہاں کے عوام بھی اس عہد میں انتہائی خوش ہیں اور دوسرے ملکوں سے روابط و مراسم کی حدیں بھی بہت مستحکم ہیں۔ تمام معاملات نہایت حسن و خوبی سے سرانجام دیئے جا رہے ہیں۔ یہاں یہ بات یاد رہے کہ امیر محمد بن سعود نے جب وہ درعیہ کے منصب امارت پر فائز تھے' ۱۷۴۷ء میں علاقہ نجد کے مصلح شیخ محمد بن عبدالوہاب کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ یہ پہلا موقع تھا کہ ان دونوں کے درمیان رابطہ قائم ہوا تھا۔ اس وقت طے یہ پایا تھا کہ محمد بن عبدالوہاب اس علاقے میں دعوت و اصلاح کی خدمات سرانجام دیں گے اور محمد بن سعود احکام شرع کے مطابق حکومت کی ذمہ داریوں کو نبھائیں گے۔ اس باہمی گفتگو پر اڑھائی سو سال سے زیادہ عرصہ بیت چکا ہے اور اس طویل مدت میں نجد و حجاز کے وسیع خطوں میں بے شمار انقلابات رونما ہو چکے ہیں لیکن دونوں رہنماؤں کے درمیان جو فیصلہ طے پایا تھا اس پر اب بھی عمل ہو رہا ہے۔ سعودی خاندان کو وہاں کی زبان اور تاریخ میں "آل شیخ" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ دونوں خاندانوں کے تعلقات نہایت مستحکم چلے آ رہے ہیں کبھی کسی کو کسی سے شکایت پیدا نہیں ہوئی۔ علوم دینیہ اور دعوت اسلامی کے معاملات آل شیخ کے سپرد ہیں۔ جس میں حکومت کوئی دخل نہیں دیتی اور ملکی سیاست اور حکمرانی کے فرائض کی انجام دہی کے ذمہ دار آل سعود ہیں۔ اس میں آل شیخ بالکل مداخلت نہیں کرتے۔

ہمارے نوجوان مصروف ہیں

ہمارے نوجوان کے پاس اتنا وقت کہاں ہے۔ ہر وقت مصروف رہتے ہیں۔ ٹی وی انہیں دیکھنا پڑتا ہے۔ وی سی آر ہے اور فلمیں اتنی زیادہ ہیں کہ ختم ہونے میں نہیں آتیں۔ ویڈیو گیمز ہیں' کرکٹ ہے' ٹی وی پر میچ ہیں' تاش ہے' سڑکوں پر اور باغوں وغیرہ میں لڑکیاں گھومتی پھرتی ہیں۔ آج کے نوجوانوں کو ان پر بھی نظر رکھنا پڑتی ہے۔ لڑکیوں کے اسکولوں اور کالجوں کے سامنے چھٹی کے وقت منڈلانے کا فرض بھی نوجوانوں کے کندھوں پر ہے۔ فلمی گانے سننے کے لئے وقت چاہئے۔ پاپ اور ڈسکو میوزک بھی ان کے فرائض میں شامل ہو گیا ہے اور ان تمام مصروفیات میں سے چند منٹ پڑھائی کے لئے بھی نکالنے ہوتے ہیں۔ اب ان مصروف نوجوانوں سے تم اور کس بات کی توقع رکھتے ہو؟

(محمد ادریس شاہد)

خوشخبری

جہاں جامعہ سلفیہ نے ترجمان الحدیث کو ظاہر وباطن کی تبدیلی' وسعت صفحات کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے وہاں آپ کو درپیش مسائل کے حل کے لئے باب الفتاویٰ کا بھی اضافہ کیا جا رہا ہے۔ اگر آپ اپنے مسائل کا حل قرآن وسنت کی روشنی میں چاہتے ہیں تو جامعہ سلفیہ سے رابطہ کریں اور فتویٰ ترجمان الحدیث میں ملاحظہ فرمائیں۔